خطبہ:50
نیشنل امام کونسل، امریکا

اسلام صرف عبادت میں منحصر نہیں
ایک مومن کی زندگی میں روزمرہ معاملات کی اہمیت

تمہید:

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنے اعمال کے برے نتائج سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے، اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کر دے، اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اے اللہ کے بندو!

اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور ہرگز نہ مرو مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔ اپنی زندگیوں پر غور کرو، صرف نماز اور روزے پر نہیں، بلکہ اپنے روزمرہ معاملات، اپنے تعلقات، اپنی ذمہ داریوں اور دوسروں کے ساتھ اپنے رویّوں پر بھی۔ اسلام صرف مسجد تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو ہماری زندگی کے ہر لمحے کی رہنمائی کرتا ہے۔

محترم بھائیو اور بہنو!

آج بہت سے مسلمان اسلام کو صرف چند عبادات تک محدود سمجھ بیٹھے ہیں، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ، جبکہ اسلام کے سب سے نمایاں حصے یعنی ہمارے روزمرہ معاملات کو نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ اس غلط فہمی نے ہماری زندگیوں میں شدید عدم توازن پیدا کر دیا ہے۔

آج کا یہ خطبہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ اسلام کوئی جزوی نظام نہیں، بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں مکمل اطاعت کا مطالبہ کرتا ہے۔

1. اسلام کا مطلب مکمل اطاعت (اللہ کے ساتھ عہد)

لفظ ''اسلام'' کا معنی ہی یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے مکمل اور غیر مشروط طور پر سرِ تسلیم خم کر دے۔ یہ کوئی جزوی وابستگی یا پسند و ناپسند پر مبنی طرزِ زندگی نہیں، بلکہ اپنی مرضی کو خالق کی مرضی کے تابع کر دینے کا نام ہے۔

جب ہم کلمۂ شہادت پڑھتے ہیں ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' تو ہم محض ایمان کا اظہار نہیں کرتے، بلکہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک

مقدس عہد اور مضبوط معاہدہ کرتے ہیں۔ یہ عہد صرف رسمی یا علامتی نہیں ہوتا، بلکہ عملی، جامع اور پوری زندگی پر محیط ہوتا ہے۔

اس کو ایک سادہ مثال سے سمجھیں: جیسے کسی ملک کا آئین اپنے شہریوں کی زندگی کے ہر پہلو کو منظم کرتا ہے، ان کے حقوق، فرائض اور حدود کا تعین کرتا ہے، اسی طرح کلمۂ شہادت ایک مومن کی زندگی کا آئین بن جاتا ہے۔ یہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم کیسے سوچیں، کیسے عمل کریں، دوسروں کے ساتھ کیسے معاملات کریں، اور اپنی زندگی کے ہر لمحے کو کیسے گزاریں۔ اس اعلان کا مطلب یہ ہے کہ:

اس اعلان کا مطلب ہے:

- میرے عقائد (ایمانیات) اللہ کے تابع ہیں
- میری عبادات اللہ کے لیے ہیں
- میرے معاملات (کاروبار، لین دین) اللہ کے حکم کے مطابق ہوں گے
- میری معاشرت (سماجی زندگی) اللہ کے اصولوں کے مطابق ہوگی
- میرے اخلاق و کردار اللہ کی رضا کے لیے ہوں گے۔

اسلام کے دائرے سے کوئی چیز باہر نہیں۔ اسلام میں ''دینی'' اور ''دنیاوی'' زندگی کی کوئی تقسیم نہیں۔ مسجد ہو، گھر ہو، کاروبار ہو یا معاشرہ، ہر عمل اللہ کی رہنمائی کے تحت ہے۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً

''اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ'' (البقرہ:208)

یہ آیت ایک مضبوط یاد دہانی ہے کہ اسلام کو جزوی طور پر اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ ہم اپنی پسند کے مطابق کچھ احکام لے لیں اور باقی چھوڑ دیں، یہ درست طرزِ عمل نہیں۔ اسلام کو قبول کرنے کا مطلب ہے کہ اسے مکمل طور پر اختیار کیا جائے، عقائد میں، عبادات میں، معاملات میں، معاشرت میں اور اخلاق میں۔

2. اسلام ایک مکمل نظام ہے۔ صرف عبادات نہیں

اسلام کے بارے میں آج سب سے بڑی غلط فہمیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اسے صرف عبادات تک محدود سمجھ لیا گیا ہے۔ بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام صرف نماز، روزہ، حج اور ذکر کا نام ہے۔ حالانکہ یہ سب بنیادی ارکان ضرور ہیں، لیکن اسلام اس سے کہیں زیادہ وسیع اور جامع نظام ہے۔

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ یہ ایک متوازن اور ہمہ گیر طرزِ زندگی ہے جو انسان کی زندگی کے ہر پہلو کا احاطہ کرتا ہے۔ علمائے کرام نے نہایت خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا ہے کہ اسلام پانچ بڑے شعبوں پر مشتمل ہے:

- ایمانیات (عقائد): اللہ، اس کے رسولوں اور آخرت کے بارے میں ہمارے عقائد
- عبادات: نماز، روزہ، زکوٰۃ اور دیگر بندگی کے اعمال

- معاملات: مالی لین دین، کاروباری اصول اور معاہدات
- معاشرت: خاندان، پڑوسیوں اور معاشرے کے ساتھ تعلقات
- اخلاقیات: ہمارے اخلاق، سچائی، انکساری اور دیانت داری

ایک شخص اس وقت تک مکمل مسلمان نہیں بنتا جب تک وہ ان پانچوں شعبوں میں بہتری اور توازن پیدا کرنے کی کوشش نہ کرے۔ اگر ایک شعبہ مضبوط ہو اور باقی کمزور ہوں تو شخصیت نامکمل رہتی ہے۔

بدقسمتی سے آج ہم ایک واضح عدم توازن دیکھتے ہیں۔ بہت سے لوگ عبادات کے پابند ہیں، وہ پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں، رمضان کے روزے رکھتے ہیں، عمرہ اور حج بھی ادا کرتے ہیں، لیکن جب معاملات اور اخلاق کی بات آتی ہے تو کمزوری نظر آتی ہے۔

- ایک شخص نماز پڑھتا ہے مگر وعدے توڑ دیتا ہے
- وہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے مگر کاروبار میں جھوٹ بولتا ہے
- وہ قرآن کی تلاوت کرتا ہے مگر لین دین میں دھوکہ دیتا ہے
- وہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہے مگر امانت میں خیانت کرتا ہے

یہ تضاد کوئی معمولی مسئلہ نہیں بلکہ ایک خطرناک روحانی بیماری ہے۔

نبی کریم ﷺ نے قیامت کے دن مفلس (دیوالیہ) شخص کی مثال بیان فرمائی کہ ایک شخص نماز، روزہ اور زکوۃ لے کر آئے گا، لیکن اس نے لوگوں کو گالیاں دی ہوں گی، ان پر ظلم کیا ہوگا اور ان کا مال ناجائز طور پر کھایا ہوگا، تو اس کی نیکیاں لے کر ان لوگوں کو دے دی جائیں گی جن پر اس نے ظلم کیا تھا۔ (مسلم)

یہ ہمیں کیا سکھاتا ہے؟ یہ کہ صرف عبادات کافی نہیں ہیں، اگر معاملات اور اخلاق درست نہ ہوں تو عبادات بھی انسان کو کامیابی نہیں دلا سکتیں۔

3. سب سے بڑی غلطی: عبادات کو روزمرہ زندگی سے جدا کرنا

محترم بھائیو اور بہنو!

ہمارے دور کی سب سے بڑی غلطیوں میں سے ایک یہ ہے کہ ہم نے کھلے طور پر اسلام کا انکار تو نہیں کیا، لیکن عملی طور پر اسے تقسیم کر دیا ہے۔ ہم نے عبادات کو مسجد تک محدود کر دیا ہے، اور معاملات کو اپنی خواہشات کے حوالے کر دیا ہے۔ ہم نماز پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں اور دعا بھی کرتے ہیں، لیکن جب بات روزمرہ زندگی کی آتی ہے تو ہم ایسا برتاؤ کرتے ہیں جیسے اسلام کی اس بارے میں کوئی رہنمائی ہی نہیں ہے۔ یہ بات خاص طور پر معاملات (روزمرہ لین دین) میں واضح نظر آتی ہے، جیسے:

- خرید و فروخت
- قرض لینا اور دینا
- وعدوں کو پورا کرنا

- کاروباری شراکت داری

ان چیزوں کو عموماً ''دنیاوی معاملات'' سمجھا جاتا ہے، حالانکہ اسلام میں یہ نہایت اہم دینی امور ہیں۔ ہر لین دین اللہ کی نگرانی میں ہوتا ہے، اور ہر معاملہ قیامت کے دن ہماری جواب دہی کا حصہ ہوگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ

''سچا اور امانت دار تاجر انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا'' (ترمذی)

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ایماندار کاروبار صرف ایک دنیاوی عمل نہیں بلکہ آخرت میں بلند درجات حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

اسلام ایسی زندگی کو قبول نہیں کرتا جس میں انسان مسجد میں تو نیک ہو لیکن بازار میں لاپرواہ ہو۔ جس اللہ کی ہم نماز میں عبادت کرتے ہیں، وہی اللہ ہمیں ہمارے معاملات میں دیانت داری کا حکم دیتا ہے۔

حقیقی اسلام یہ ہے کہ ہماری عبادت ہماری روزمرہ زندگی کو سنوار دے، اور ہمارا کاروبار، ہمارے وعدے اور ہمارے تعلقات سب کے سب اللہ کے خوف کی عکاسی کریں۔

4. اسلام نے معاملات میں تفصیلی رہنمائی دی

جس طرح اسلام نے نماز اور روزے کے احکام کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے، اسی طرح اس نے معاملات کے لیے بھی جامع قوانین مقرر کیے ہیں۔ کلاسیکی اسلامی فقہ میں ان موضوعات کے لیے مکمل ابواب مختص کیے گئے ہیں۔

- کتاب البیوع
- کتاب الاجارہ
- کتاب الشرکہ
- کتاب الوکالہ
- کتاب القرض
- کتاب الحوالہ

یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ معاملات اسلام کا بنیادی حصہ ہیں۔

5. روزمرہ معاملات بھی عبادت بن سکتے ہیں

اسلام کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ جب دنیاوی کام شریعت کے مطابق انجام دیے جائیں تو وہ بھی عبادت بن جاتے ہیں۔

- ایماندار کاروبار عبادت ہے۔
- وعدہ پورا کرنا عبادت ہے۔
- امانت واپس کرنا عبادت ہے۔

● سچ بولنا عبادت ہے۔

نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا:

مَا اَلْكَبَائِر؟ اَلْيَمِينُ الْغَمُوسُ

وَمَا اَلْيَمِينُ الْغَمُوسُ؟

قَالَ: اَلَّذِي يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ, هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ (بخاری)

''کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جھوٹی قسم (الیمین الغموس)

پوچھا گیا: ''جھوٹی قسم کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ قسم ہے جس کے ذریعے کوئی شخص جھوٹ بولتے ہوئے کسی مسلمان کا مال ناجائز طور پر حاصل کر لے۔''

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مالی بے ایمانی کوئی معمولی بات نہیں بلکہ ایک بڑا گناہ ہے۔

6. عبادات کی قبولیت کا دارومدار معاملات پر ہے

صرف عبادات کافی نہیں ہوتیں، بلکہ ان کی قبولیت کا انحصار ہمارے معاملات پر ہوتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ایک ایسے شخص کا ذکر فرمایا:

جو کعبہ کا سفر کرتا ہے، اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے اور نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ کو پکارتا ہے

لیکن: اس کا کھانا حرام ہے، اس کی کمائی حرام ہے اور اس کے معاملات حرام ہیں

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ؟

''پھر اس کی دعا کیسے قبول ہوگی؟'' (مسلم)

یہ حدیث ہمیں ایک نہایت اہم سبق دیتی ہے کہ اگر ہمارے معاملات خراب ہوں تو وہ ہماری عبادات کی قبولیت میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں صرف نماز اور عبادت پر ہی توجہ نہیں دینی چاہیے، بلکہ حلال کمائی، دیانت داری اور پاکیزہ زندگی اختیار کرنا بھی ضروری ہے۔

اختتامیہ:

ہمیں سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا ہوگا: کیا ہم اسلام پر مکمل عمل کر رہے ہیں یا جزوی؟ کیا ہم صرف مسجد میں مسلمان ہیں، یا اپنے گھروں، کاروبار اور روزمرہ زندگی میں بھی؟

اس امت کی کامیابی صرف عبادات میں اضافہ کرنے میں نہیں، بلکہ اپنے روزمرہ معاملات میں سچائی، امانت داری، انصاف اور اعلیٰ اخلاق کو زندہ کرنے میں ہے۔ اگر ہم اپنے معاملات کو درست کر لیں تو نہ صرف ہماری عبادات قبول ہوں گی بلکہ ہمارا معاشرہ بھی خوشحال ہوگا اور ہمارا کردار اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرے گا۔

آیئے آج ہم اللہ کے ساتھ اپنے عہد کی تجدید کریں:

ہم اپنی گفتگو میں سچائی اختیار کریں گے۔

اپنے کاروبار میں دیانت داری اپنائیں گے۔

اپنے معاملات میں انصاف کریں گے۔

اپنی ذمہ داریوں میں امانت داری کا ثبوت دیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کامل مسلمان بنائے، ہمارے ایمان کو مضبوط کرے، ہماری عبادات میں اخلاص عطا فرمائے، اور ہمارے معاملات کو پاک وصاف بنائے۔ اللہ ہماری عبادات کو قبول فرمائے۔ آمین۔